روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 7 جنوری 2003ء 3 ذیقعد 1423 ہجری - 7 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 6

ایک ہزار سواریاں

آنحضرت ﷺ کی تحریک پر حضرت عثمانؓ نے جنگ تبوک کے لئے ایک ہزار سواریاں پیش کیں اور غزوہ کے کل خرچ کا ایک تہائی پیش کر دیا- یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ لشکر والوں کی کوئی حاجت باقی نہیں رہی جو انہوں نے پوری نہ کر دی ہو-

(حلیة الاولیاء جلد نمبر 1 ص 59)

وقف جدید اور تحریک جدید کے سال نو کا اعلان اور ایمان افروز ترقیات کا بیان

چندہ دینے سے ایمان اور اخلاص میں ترقی اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں

وقف جدید اور تحریک جدید میں پاکستان سرفہرست رہا - احباب جماعت کو سال نو کی مبارکباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 - جنوری 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 جنوری 2003ء کو بیت الفضل لندن میں انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر ایمان افروز اور روح پرور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- آپ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے موضوع کی تشریح میں آیات قرآنیہ احادیث نبویہ ارشادات حضرت مسیح موعود اور اپنے ذاتی تجربات بیان فرمائے- اختتام خطبہ سے قبل حضور انور نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا اور تحریک جدید کے سال گزشتہ کے اعداد و شمار بھی بیان فرمائے- چندہ جات کی تلقین فرمائی اور سال نو کی مبارکباد پیش فرمائی- حضور انور کا یہ خطبہ ایم-ٹی-اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ التغابن کی آیت نمبر 18 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آنحضرتؐ کا یہ طریق تھا کہ جب کسی سے کوئی قرض لیتے تو اس کو ہمیشہ بڑھا کر واپس کرتے - اللہ تعالیٰ تو بہت بڑھا کر انسان کو دیتا ہے- اس دنیا میں بھی اور آخرت میں تو بے حساب دے گا- آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو میری راہ میں خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا- آپؐ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا-- صحابہؓ محنت مزدوری کرتے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے- آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بہت دے اور دوسرا کہتا ہے کہ بخیل کے مال کو برباد کر دے-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ صدقات ایسی چیز ہیں جس سے اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے- چندہ دینے سے ایمان اور اخلاص میں ترقی ہوتی ہے- دنیا کا کوئی سلسلہ چندہ کے بغیر چل نہیں سکتا پس جو سچا تعلق رکھتا ہے وہ عہد کرے کہ وہ چندہ دے گا- حتی المقدور ہر شخص کو انفاق کرنا چاہئے-

وقف جدید کے 46ویں سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے فضل سے اس میں 111 ممالک شامل ہو چکے ہیں- اور 45ویں سال میں 15 لاکھ پونڈ سے زائد وصولی ہوئی جو پچھلے سال سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پونڈ زیادہ ہے- شاملین کی تعداد 3 لاکھ 80 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے اور اس سال میں 45 ہزار نئے افراد شامل ہوئے- ممالک میں پاکستان اول' امریکہ دوم اور برطانیہ سوم رہے- پاکستان میں لاہور اول' کراچی دوم' ربوہ سوم' اضلاع کے چندہ بالغان میں اسلام آباد اول چندہ اطفال میں سیالکوٹ ضلع اول رہا-

حضور انور نے فرمایا کہ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز یکم نومبر سے ہو چکا ہے- اس میں 126 ممالک شامل ہو چکے ہیں کل وصولی 24 لاکھ 52 ہزار پونڈ رہی جو پچھلے سال سے تین لاکھ پونڈ زیادہ ہے- چندہ میں شاملین کی تعداد تین لاکھ 54 ہزار سے زائد ہے- دنیا بھر میں پاکستان اول رہا امریکہ دوم جرمنی سوم رہا- پاکستانی جماعتوں میں لاہور اول' ربوہ دوم اور کراچی سوم رہا-

خطبہ کے آخر پر حضور نے چندہ جات کی عادت اور ادائیگی کے بارہ میں توجہ دلائی اور فرمایا کہ چندہ دینے کی بچپن سے عادت ڈالی جائے اور پوری شرح کے مطابق دیا جائے- اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے نتیجہ میں غیر معمولی افضال احمدی خاندانوں پر کئے ہیں اس لئے اگر کہیں غفلت اور کمی ہے تو اسے دور کریں- لازمی چندہ جات سے پہلوتہی سے دوسری عبادات بھی کھوکھلی ہو جاتی ہیں-

حضور انور نے تمام احباب جماعت کو نئے سال کی مبارکباد کا تحفہ پیش کیا اس دعا کے ساتھ کہ نیا سال ہر پہلو سے بہتر نکلے' ہر دکھ خوشیوں میں بدل جائے اور اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ نیکیاں بھی پچھلے سال سے بڑھ جائیں- آمین-

مالی قربانی کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 3 نومبر 1995ء میں فرمایا:-

''پس تحریک جدید کی قربانی ہو یا دوسرے اموال کی قربانی یہ درست ہے کہ جوں جوں ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں اور خدا کے انعامات زیادہ نازل ہو رہے ہیں' مالی ضرورتیں بڑھتی جا رہی ہیں ان کو پورا کرنے کی خاطر ہی آپ دیں گے مگر دیں اس طرح جس طرح قرآن نے فرمایا ہے- اس روح کے ساتھ دیں جس کے اوپر حضرت مسیح موعود نے روشنی ڈالی ہے تو آپ کی مالی قربانیاں دنیا میں بھی پھلیں گی اور آخرت میں بھی پھلیں گی اور آپ کے لطف تو بڑھتے چلے جائیں گے اور جو تکلیفیں خدا کی خاطر آپ اٹھاتے ان میں لذت آنی شروع ہو جائے گی- پس جس کی تکلیفیں بھی خوشیاں ہوں اس سے زیادہ کامیاب اور کون ہو سکتا ہے- اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس مضمون کی گہرائی تک ہمیں اس پر عمل کرنے کی استطاعت بخشے-''

(الفضل انٹرنیشنل 22 دسمبر 1995ء)

(مرسلہ: ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

درخواست دعا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ انجائنا کی تکلیف کے باعث انجوگرافی کیلئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں-

مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب استاذ جامعہ احمدیہ دل کی تکلیف کے باعث فضل عمر ہسپتال کے سی سی یو میں داخل ہیں-

احباب جماعت سے ان دونوں خادمان سلسلہ کی مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے-

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1956ء ②

10 فروری ایک بہائی بیرسٹر نے دعویٰ کیا کہ پاکستانی آئین دراصل بہائی تعلیم کا خلاصہ ہے کیونکہ دین ناکام ہو چکا ہے۔ حضور نے اس بے بنیاد پروپیگنڈے کی زبردست مدلل تردید کی اور بہائیوں کو چیلنج کیا کہ وہ قرآن سے چند ایسے احکام پیش کریں جو ناقابل عمل ہوں اور بہائیت کی وہ اعلیٰ تعلیم بتائیں جو قرآن میں موجود نہ ہو۔

11 فروری آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سالانہ اجلاس امرتسر کے موقع پر وسیع پیمانہ پر تقسیم لٹریچر اور بک سٹال۔

11 فروری تعلیم الاسلام کالج کے طلباء سے مولانا عبدالمجید سالک صاحب کا خطاب

16 تا 18 فروری ضلع ڈیرہ غازی خان کے سالانہ جلسہ پر حضور نے پیغام بھجوایا۔

18 فروری تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک عصرانہ سے حضور کا خطاب

18 تا 20 فروری جماعت انڈونیشیا کی ساتویں سالانہ کانفرنس۔ حضور نے پیغام بھجوایا۔

20 فروری حضور نے فضل عمر ہسپتال ربوہ اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا۔

25 فروری ہائی کمشنر بھارت متعین کراچی، انڈین ڈپٹی ہائی کمشنر متعین لاہور اور ڈپٹی سیکرٹری وزارت خارجہ بھارت کی قادیان آمد۔

فروری افغانستان میں داؤد جان صاحب کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ ان کی عمر 30 سال تھی۔

فروری مربی امریکہ خلیل احمد صاحب ناصر نے ملک کا دورہ کیا جو دو ہزار میل پر مشتمل تھا۔

6 تا 8 مارچ کراچی میں سیٹو کانفرنس کے شرکاء کو جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے پیغام حق پہنچایا گیا۔

10 مارچ حضور نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے مختلف شعبوں میں واقفین کی خاطر ہندوستان کی جماعتوں کو تحریک فرمائی۔

16 مارچ حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1906ء)

23 مارچ پاکستان کے اسلامی جمہوریہ قرار پانے کی خوشی میں جماعت نے بھی دیگر اہل ملک کے ہمراہ جشن مسرت منایا۔

23 مارچ ریاست جوہور ملایا کے محکمہ شرعیہ کے سابق افسر اعلیٰ اونکو اسماعیل بن عبدالرحمان سکندر (جو شاہی خاندان کے فرد تھے) نے احمدیت قبول کر لی۔ بیعت کے وقت وہ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین تھے۔

26 مارچ سپین میں حکومت نے دعوت حق پر پابندی لگا دی اور پاکستانی سفارت خانہ کے ذریعہ کرم الٰہی صاحب ظفر کو مطلع کر دیا۔ 20 اپریل کو حضور نے حکومت پاکستان اور دوسری مسلم حکومتوں کو توجہ دلائی کہ وہ اس غیر منصفانہ حکم کے خلاف احتجاج کریں چنانچہ پریس نے اس پر سختی سے نوٹس لیا۔

29 تا 31 مارچ سالانہ مجلس مشاورت۔ 392 نمائندے شامل ہوئے۔

31 مارچ حضرت ڈاکٹر پیر بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1908ء)

خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع 2002ء

مورخہ 6، 7، 8 ستمبر 2002ء کو مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع اسلام آباد (یوکے) میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں 1122 خدام اور 575 اطفال شامل ہوئے۔ اس طرح خدام واطفال کی مجموعی تعداد 1697 رہی جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 1596 تھی۔

خدام و اطفال نے جمعۃ المبارک کے روز بیت الفضل لندن میں ہونے والی والی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان میں شرکت کی۔ اگرچہ یہ مجلس عرفان اردو زبان میں ہوتی ہے لیکن اس روز انگریزی دان خدام واطفال کے لئے خاص طور پر انگریزی زبان میں رواں ترجمہ کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

اجتماع کے دوران متعدد علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ امسال ایک کلوز سرکٹ ٹی وی سے جسے ''اجتماع ٹی وی'' کا نام دیا گیا تھا مختلف نشریات پیش کی جاتی رہیں جن میں نظمیں اور اجتماع کی مارکی میں ہونے والے پروگرام شامل تھے۔ امسال اجتماع کا پروگرام پہلی بار ایک مختصر کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا تھا جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کے حوالہ سے دلچسپ مضامین بھی شامل تھے۔

ہفتہ کے روز مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے خدام و اطفال سے خطاب کرتے ہوئے بچوں کی تربیت پر زور دیا اور بتایا کہ سچائی کو تربیت میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ نیز اچھے کردار کا مظاہرہ کرنا بھی ضروری ہے جسے بچے نقل کریں۔ آپ نے مزید کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کی مجلس عاملہ کے بعض اراکین کا تعلق دنیا کے مختلف حصوں سے ہے اور یہ احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے۔

مکرم عبدالغنی جہانگیر خان صاحب انچارج فرنچ ڈیسک نے دو مختلف اجلاسات میں نماز کی اہمیت اور اس کے آداب پر روشنی ڈالی۔

ہفتہ کی شام لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا گیا۔ اس موقع پر خدام کا ترانہ بھی پیش کیا گیا۔ پھر ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا نے اپنی زندگی اور تین خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ (سیدنا حضرت مصلح موعودؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے ایمان افروز واقعات کے حوالے سے خدام کے سوالات کے جواب دیئے۔ اس موقع پر مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ، مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ نے بھی خدام و اطفال کے متعدد سوالات کے جواب دیئے۔ یہ دلچسپ مجلس وقت کی کمی کی وجہ سے ختم کرنا پڑی جس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ اور پھر ''باربی کیو'' ہوا جس میں تمام علاقوں نے اپنا علیحدہ انتظام کیا ہوا تھا جبکہ ایک مرکزی باربی کیو کا بھی اہتمام تھا جس سے مہمان لطف اندوز ہوئے۔

دونوں روز اجتماع کے باقاعدہ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جو مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے ان میں تلاوت، نظم خوانی، معلومات عامہ، تقریر، فٹ بال، والی بال، رسہ کشی، روک دوڑ اور اتھلیٹکس وغیرہ شامل تھے۔

اجتماع کے اس آخری دن متعدد علماء نے خدام و اطفال سے خطاب بھی کیا۔ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے ''ذکر حبیب'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے نماز اور وضو کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود کی پاکیزہ سیرت بیان کی۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں خدام و اطفال کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی اجلاس کی صدارت محترم منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ نے کی۔ اس موقع پر مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے شامل ہونے والے خدام کا شکریہ ادا کیا نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کی یاد دہانی کروائی۔ محترم نواب منصور احمد

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا سلسلہ وار خطاب

دین حق میں عورت کا مقام

قسط سوم

مغربی تہذیب میں عورت سے سلوک ۔ چند حقائق

بعض بڑے مذاہب کے ساتھ اس مختصر موازنہ کے بعد اب میں تمدنی اور تہذیبی موازنہ کی طرف آتا ہوں۔

اہل مغرب کو اپنی تہذیب پر ناز ہے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اہل مغرب کی تہذیب (دینی) تہذیب کے مقابل پر عورت کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ اور چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر نازل ہونے والی تعلیم پر جو اعتراض کرتے ہیں اس کے مقابل پر آج کل کی مغربی تعلیم کو رکھتے ہیں۔ اور اس موازنہ میں ان کو لذت محسوس ہوتی ہے کہ دیکھو آج جو کچھ ہم نے عورت کے متعلق کہا ہے چودہ سو سال پہلے تم لوگ اس سے واقف نہیں تھے۔ گویا اس رنگ میں موازنہ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اب میں آپ کے سامنے واقعات رکھتا ہوں جو اس دعویٰ کو کلیۃً جھٹلا دیتے ہیں۔

چودہ سو سال پہلے اسلام نے عورت کے متعلق جو تعلیم دی تھی آج کے یورپ کو اس تعلیم کے پاؤں چھونے تک کی توفیق نہیں مل سکی۔ اور میں جب یہ دعویٰ کرتا ہوں تو اہل مغرب کی اپنی زبان میں ان حقائق کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جن کو جھٹلانے کا آج کسی کو حق نہیں ہے۔

سب سے پہلے تو میں TYNESIDE COUNCIL AND NORTHUMBERLAND OF SOCIAL SERVICES کی ایک رپورٹ کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں جو لکھتے ہیں کہ انگلستان میں 1915ء میں ایک قانون بنا اور وہ قانون ایک مجسٹریٹ کے فیصلے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جس نے یہ فیصلہ دیا کہ خاوند اپنی لڑنے والی بیوی کو مار سکتا ہے۔

(Report of Northumberland & Tyneside council of Social Services 1915, Page84)

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے۔ یہ وہی بات ہے جو (دین) نے پیش کی تھی لیکن بہت سی پابندیوں کے ساتھ جس پر مغرب میں اتنا واویلا مچایا جاتا ہے۔ مگر انہوں نے انگلستان کے قانون میں 1915ء میں جو شرط رکھی وہ یہ تھی کہ مار تو سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس چھڑی سے مارے وہ مرد کے انگوٹھے کی موٹائی سے زیادہ نہ ہو۔ کتنی دفعہ مارے، کہاں کہاں مارے، کہاں نہ مارے، کیا کیا احتیاطیں کرے، کوئی ذکر نہیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ یہاں جو زمیندار ہوتے ہیں ان کے انگوٹھے بہت موٹے ہوتے ہیں۔ پس انگوٹھے جتنی موٹی چھڑی سے اگر مارا جائے تو بیچاری عورت کے بخیے ادھیڑنے کے مترادف ہے۔ شکایت کی صورت میں عدالت صرف چھڑی کی موٹائی اور مارنے والے کے انگوٹھے کی موٹائی کا موازنہ کر سکتی ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

یہ قانون اسی طرح جاری رہا۔ یہاں تک کہ کل ہی کی بات ہے کہ 1970ء میں پہلی دفعہ عورتوں نے Domestic Violence کے خلاف ایک جدوجہد کا آغاز کیا اور اہل انگلستان کو تہذیب سکھانے کی کوشش کی۔ 1970ء میں پہلی دفعہ ان کی کوششوں کا آغاز ہوتا ہے اور 1973ء تک ان کوششوں کے کیا نتائج ظاہر ہوئے تھے ان کے متعلق میں Marital Violence: The Community Response by Boxkwski Muxch and Walker. Taxistock Publication جو 1983ء میں چھپی اس کتاب سے ایک حوالہ کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں: Ashley میں 1973ء کے ایک سروے میں بتایا کہ برطانیہ میں ہر سال 27ہزار serious cases ہوتے ہیں جن میں مرد اپنی بیویوں کو مار کر زخمی کر دیتے ہیں۔ 1973ء کی عورتوں کی اصلاح معاشرہ کی کوششوں کے نتیجہ میں جس حد تک معاشرہ کی اصلاح ہوئی تھی اس کا یہ نمونہ ہے۔ ایک اور سروے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تعداد اس سے کئی گناہ زیادہ ہے۔ بلکہ دو لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ علاوہ ازیں کہتے ہیں کہ اس تعداد کو بھی آخری شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اکثر عورتیں مار کھاتی ہیں اور خاموش رہتی ہیں کیونکہ وہ شرم محسوس کرتی ہیں کہ تحقیق کرنے والوں کو بتائیں کہ ہمارا خاوند ہم پر ہاتھ اٹھاتا رہا ہے۔

Parliamentary select committee on violence in marriage صفحہ 11 تا 21 نے لکھا ہے کہ اس وجہ سے اس قسم کی صحیح تعداد کا اندازہ کرنا بے حد مشکل ہے۔ چنانچہ ایک اور رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ 1977ء میں صرف Bristol کے علاقہ میں پانچ چھ ہزار کے قریب cases پولیس رپورٹ کے مطابق درج ہوئے جن میں عورتوں نے یہ شکایت کی تھی کہ مردوں نے ہمیں ظالمانہ طور پر پیٹا ہے۔

اسی طرح Erin Pizzy کی کتاب ہے جس کا ٹائیٹل ہے Scream quietly or the neighbours will hear یہ کتاب 1974ء میں penguin نے شائع کی۔ اس کتاب میں عورتوں پر ظلم کی بہت ہی دردناک داستانیں ہیں۔ ایک روایت کے مطابق عورتوں کی مار کھا کھا کر زخمی اور ٹوٹی ہوئی ہڈیوں، سگریٹوں سے جلائی ہوئی جلد اور بے شمار خطرناک زخموں کی ایک کہانی ہے۔ اس کہانی کی تفصیلات کو تو چھوڑتا ہوں جس نے کتاب دیکھنی ہے وہ دیکھ سکتا ہے۔ بہت دردناک واقعات اس میں درج ہیں کہ کس طرح شراب کی بوتلیں عورتوں کے سروں پر مار مار کر توڑی جاتی ہیں اور ان کو باندھ کر سگریٹوں سے جلایا جاتا ہے۔

یہ صرف ماضی کی بات نہیں بلکہ آج بھی بہت سے مزدور پیشہ گھروں میں ایسا ہی ہو رہا ہے۔ 1976ء میں پہلی بار انگلستان میں Violence کے خلاف Act بنا ہے۔ اور دستور کے مطابق 1915ء کا قانون اس وقت تک منسوخ نہیں ہو سکا جب تک اس نئے قانون نے اس کو منسوخ نہیں کر دیا۔ 1976ء میں پہلی بار واضح طور پر اس قانون کو منسوخ کیا گیا اور 1981ء میں اس کے اثرات کا جائزہ لیا گیا کہ اس کے نتیجہ میں معاشرہ پر کیا اچھے اثرات پڑے ہیں۔ چنانچہ Wafe کی ریسرچ ٹیم نے رپورٹ کی کہ اس ایکٹ کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا۔ کیونکہ جب تک جج کو اس بات کی تسلی نہ ہو جائے کہ تشدد واقعی حد سے گزر گیا تھا وہ مرد کو گھر سے باہر نہیں نکال سکتے۔ اگر انہیں گھر سے نکال دیں تو حکومت کو مسئلہ یہ پیش آ جاتا ہے کہ وہ مرد homeless بن جاتا ہے اور لوکل کونسل کو اس کی ذمہ داری قبول کرنا پڑتی ہے۔ اس ریسرچ

ٹیم نے جو نتیجہ شائع کیا ہے اس کی رو سے چھ سو چھپن مظلوم عورتوں کا انٹرویو لیا گیا جن میں 64 فیصد نے کہا کہ ان کے خاوندوں نے انہیں مارا مگر باوجود رپورٹ کے پولیس نے ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ گھریلو جھگڑوں میں دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ باقی 36 فیصد نے کہا کہ پولیس کو بلایا گیا مگر انہوں نے یقین ہی نہیں کیا کہ مارا بھی گیا تھا۔ عورتوں کا ان رپورٹ کے مطابق تاثر یہ تھا کہ چونکہ پولیس والے اکثر مرد ہیں اس لئے اس معاملہ میں وہ مردوں کا ساتھ دیتے ہیں اور عورت کی آواز نہیں سنتے۔

South London Press کی 12 جون 1987ء کی اشاعت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ایک باپ نے اپنی ایک سال کی معصوم بچی کو سر پر اس قدر مارا کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بچی ساری زندگی کے لئے اندھی ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اسے ساری عمر کے لئے مرگی کی بیماری بھی لگ گئی ہے اور اس کے علاوہ بھی بعض بیماریاں ہیں جو عمر بھر اس کے ساتھ لگی رہیں گی۔

ٹائمز 20 جون 1987ء کے صفحہ 4 پر لکھا ہے کہ Portsmouth میں ایک پانچ سالہ بچی کو اس کے باپ نے rape کیا اور N.S.P.C.C کے اندازہ کے مطابق 1986ء میں اس قسم کے رجسٹرڈ مظلوم بچوں کی تعداد دس ہزار تھی۔ یہ بچے پندرہ سالہ سے کم عمر کے ہیں اور ان میں بھاری اکثریت وہ تھی جن کے ساتھ اسی قسم کے جنسی مظالم ہوئے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ 1985ء تک انگلستان اور ویلز میں ایسے مظالم میں 42 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ قانون بننے کے بعد اور تحریکات جاری ہونے کے بعد کے قصے ہیں۔ (اسلامی ممالک میں اگرچہ بہت سی برائیاں رواج پکڑ گئی ہیں مگر ایسے بھیانک جرائم کا عشر عشیر بھی دکھائی نہیں دے گا)۔ جو کم عمر لڑکوں پر ماں باپ کی طرف سے زیادتیاں ہو رہی ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ چونکہ یہ مضمون صنف نازک سے تعلق رکھتا ہے اس لئے میں نے صرف بچیوں کے بارہ میں ہی کوائف پیش کئے ہیں:۔

N.S.P.C.C کے پیش کردہ اعداد و شمار کے مطابق یہ اضافہ ہر سال دوگنا ہو رہا ہے۔ یعنی آنے والے چند سالوں میں شاید آپ کو تلاش کر کے وہ گھر نکالنا پڑے گا جہاں عورتوں اور معصوم بچوں پر مظالم نہیں ہو رہے۔ (ٹائمز 20 جون 1987ء صفحہ 4)

مشہور اخبار "The Independent" اپنی 30 جون 1987ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ N.S.P.C.C کی ایک رپورٹ کے مطابق پچھلے سال sexually abused بچوں کی تعداد میں 137 فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔ پس یہ تو اندازہ پیش کیا گیا تھا کہ ہر سال دوگنا اضافہ متوقع ہے لیکن مختلف ایجنسیوں کے اندازے جو پہلے پیش کئے گئے ہیں The Independent میں شائع ہونے والی اس رپورٹ میں جائزہ کے مطابق اضافہ ان کے سابقہ شائع ہونے والی رپورٹوں سے زیادہ ہے۔ اس کے مطابق ان میں 80 فیصد تعداد بچیوں کی ہے گویا 57 فیصد مظالم لڑکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ (Guardian 7 جولائی 1987ء صفحہ 1)۔

جہاں تک اس ملک میں طلاقوں کا تعلق ہے، مڈل کلاس جو تعلیم یافتہ اور اچھی خاصی کھاتی پیتی کلاس ہے، اس میں 32 فیصد عورتوں نے یہ ثابت کر کے عدالتوں میں طلاق لی کہ ان کے خاوند ان پر شدید مظالم ڈھاتے ہیں اور مار کٹائی کرتے ہیں جب کہ ورکنگ کلاس میں 40 فیصد نے۔

(Marital Violence: The Community Response by Boxkwski Muxch and Walker, Taxistock Publication 1983)

لیکن یہ وہ معاملات ہیں جو عدالتوں میں جا کر ثابت ہوئے اور جن کے نتیجے میں طلاقیں دے دی گئیں۔ اس کے علاوہ وسیع تعداد میں وہ عورتیں بھی ہیں جو کسی عدالت میں پہنچ نہیں سکیں۔ اس لئے ان کی تعداد کا عدالتی اعداد و شمار میں ذکر نہیں۔ آئندہ رپورٹ میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ ہماری مظلومیت کی زندگی اب بدل نہیں سکتی۔ ہمارے حالات ایسے ہیں، ہمارے بچوں کے حالات ایسے ہیں کہ اب جیسے بھی ہے اسی طرح چلتا رہے گا۔ چنانچہ ایسی ہی ایک سوشل ورکر نے جو گھروں میں جا کر سوالات کئے ان کے واقعات لکھے ہیں۔ ایک عورت کے متعلق بیان ہے جو میں نے اس مضمون میں شامل کرنے کے لئے چنا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ''میرے خاوند نے ساری زندگی مجھے مارا۔ جب میں پہلے بچہ سے حاملہ ہوئی تو میرا خاوند دوسروں کے ساتھ باہر جانے لگ گیا۔ پھر جب شراب خانے سے واپس آتا تو مجھے مارنا شروع کر دیتا'' ...... ''یہ روزمرہ کا دستور تھا لیکن ایک دفعہ کا ذکر یہ ہے اس نے مجھے کندھوں سے پکڑ کر میرا سر دیوار پر مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ میں بیہوش ہو گئی۔ پھر مجھے گھسیٹ کر پانی کی ٹوٹی کے نیچے لے گیا اور ٹھنڈا پانی میرے سر پر ڈالا۔ اور جب مجھے ہوش آئی تو پھر اسی طرح مجھے کندھوں سے پکڑا اور دیوار کے ساتھ مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ میں پھر بیہوش ہو گئی''۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ ان حالات میں وہ اپنے خاوند کو چھوڑتی کیوں نہیں۔ تو وہ کہنے لگی کہ آخر وہ بچوں کو لے کر کہاں جائے۔ اس سے کہا گیا کہ وہ حکومت کی سوشل سروس کی طرف رجوع کرے۔ کہنے لگی کہ اس نے کوشش کی ہے مگر ہر دفعہ اسے ٹال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گھر واپس چلی جاؤ۔ چنانچہ اس سوشل ورکر نے جب لندن کی تمام Boroughs سے اس عورت کی داستان بیان کر کے ان سے مدد چاہی تو انہوں نے جواب یہ دیا کہ اگر وہ گھر سے نکلی تو voluntary homeless قرار دی جائے گی اور جو voluntary homeless ہو اس کے لئے کوئی امداد نہیں۔ اب اس بیچاری کو کیا کرنا چاہئے۔ اگر وہ عدالت میں جائے اور اسی گھر میں رہتے ہوئے اپنے خاوند کے خلاف آواز اٹھائے یا سوشل سروس میں جائے، جو اتنا ظالم ہے ایسی صورت میں وہ اس سے کیا کیا مزید بدسلوکیاں نہیں کرے گا۔

(Scream quitely or the neighbours will hear)

امریکہ میں جو سروے شائع ہوئے ہیں وہ بھی کسی طرح بہتر نہیں ہیں۔ 41 فیصد عورتوں کو شادی کے پہلے چھ مہینوں میں مارا گیا۔ 18 فیصد عورتوں کو ایک سال کے بعد مار پڑنی شروع ہوئی۔ 25 فیصد عورتوں کو دو سال کے بعد مار پڑنی شروع ہوئی۔ اور یہ جو امریکہ اٹھ اٹھ کر (دین) پر اعتراض کرتا ہے اور اسلام کے مظالم کی فلمیں دکھاتا ہے اس کا اپنا حال یہ ہے کہ اعداد و شمار کے مطابق 84 فیصد عورتیں ایک سال سے دو تین سال کے اندر اپنے خاوندوں کے مظالم کا نشانہ بن جاتی ہیں۔ (Dobash and Dobash, 1979)

عورتوں سے حسن سلوک۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا پاک نمونہ

اب جس کے مذہب کے اوپر طعن درازی کی جا رہی ہے یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اپنا نمونہ دیکھئے۔ جن پر یہ تعلیم نازل ہوئی تھی اس تعلیم کو انہوں نے کس طرح سمجھا۔ اور کس طرح اس پر عمل کیا اور کس طرح اپنے غلاموں میں اس تعلیم کو رائج فرمایا۔ وہ (دین) تھا۔ اس (دین) پر انگلی اٹھا کر دیکھیں۔

خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی تکلیف اس حد تک بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ایک دفعہ ایک اونٹ کو تیز دوڑاتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا آبگینے ہیں، آبگینے ہیں۔ اس تیزی سے تم اونٹ کو دوڑا رہے ہو اس پر عورتیں سوار ہیں ان کو چوٹ لگ جائے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی رحمۃ النبی للنساء)

جس طرح آپ نے گلاس کے packets پر لکھا دیکھا ہو گا کہ "Glass with care"۔ یہ محاورہ چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لئے ایجاد فرمایا تھا کہ "Glass with care" تو جس کا اپنا رجحان یہ ہو اس کی طرف ظلم کی تعلیم منسوب کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہؓ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ اونٹ نے ٹھوکر کھائی اور وہ گر گیا۔ سارے عشاق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑے تو آپؐ نے فرمایا 'المرءۃ المرءۃ' میرا خیال چھوڑو عورت کی خبر لو۔ "Ladies first"

یہ محاورہ بھی سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہی جاری ہوا۔

یہ نہیں کہ آنحضرتؐ کو اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے کوئی تلخ بات نہیں سننی پڑی لیکن جب بھی ایسا ہوا اس کے جواب میں آپؐ کا اسوہ جوابی سختی کا نہیں بلکہ نرمی کا تھا۔ بعض اوقات خود امہات المومنینؓ سے ایسی باتیں سرزد ہوئیں جن کے متعلق قرآن کریم نے اس آیت میں ذکر فرمایا (۔) یعنی بعض ایسے مطالبے ضرور ہوتے ہوں گے کہ قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے آپؐ کو انہیں طلاق دینا جائز قرار دیدیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیم دی کہ ساری بیویوں کو بلاؤ اور ان سے کہہ دو کہ اگر تم نے یہی مطالبے کرتے چلے جانا ہے تو پھر ٹھیک ہے گھر کا ماحول خراب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آؤ میں تمہیں اموال سے لاد کر رخصت کر دیتا ہوں۔ لیکن پھر تم نے میرے ساتھ نہیں رہنا کیونکہ میری ایسی ذمہ داریاں ہیں جن کو ادا کرنے کے لئے میں ایک خاص قسم کی زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہوں۔ لیکن عورت کو اس کے حق سے محروم نہیں کیا کہ وہ اچھے حال میں رہے۔ فرمایا ٹھیک ہے تمہیں اختیار ہے میں تمہیں دولت دیتا ہوں ناراضگی کی کوئی بات نہیں مجھ سے رخصت ہو جاؤ۔

پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسی باتیں بھی ہوئیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات اپنی کسی زوجہ محترمہ کو بتائی اور انہوں نے اس راز کو دوسروں پر ظاہر کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سخت کلامی نہیں کی، مارنا تو درکنار۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں صرف اتنا بتایا کہ تم نے یہ راز ظاہر کر دیا ہے۔ (سورۃ التحریم آیت نمبر 4)۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ کو بتایا کہ جو راز میں نے تمہیں کہا تھا کہ کسی کو نہیں بتانا اس کو تم نے ظاہر کر دیا۔ اس کے سوا کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے جواباً کہا کہ آپؐ کو کس نے بتا دیا۔ فرمایا مجھے تو علیم خبیر خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے اور اس کا حق ہے کہ جس کو چاہے جس کے چاہے راز بتا دے۔ پھر فرمایا (۔) (التحریم: 5) کہ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تم دونوں (یعنی ایک نے دوسری کو بتایا تھا) توبہ کرو تو حق ہے۔ کیونکہ تمہارے دل غلطی کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ تم سے ایک جرم سرزد ہو چکا ہے۔ اس لئے توبہ کرو تو یہ مناسب ہے۔ لیکن اگر نہیں کرتیں (۔) اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تم نے بغاوت کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو یاد رکھو اللہ، جبریل اور صالح مومنین سب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے بھی اس کے پس پشت کھڑے ہیں۔ (سورۃ التحریم آیت نمبر 6)۔ اگر تمہیں طلاق بھی دینی پڑے تو خدا تعالیٰ تم سے بہت بہتر بیویوں کا اس کیلئے انتظام کر سکتا ہے۔ وہ تمہارا محتاج نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جس ذلت کے مقام سے اٹھا کر ایک نہایت ہی عالیشان اور ارفع مقام پر پہنچا دیا۔ اس کے نتیجہ میں عرب معاشرہ میں بنیادی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جو پاک تعلیم دی اور آپؐ نے اس کے مطابق جو پاک نمونہ دکھایا اس کے نتیجہ میں ایک نئی سوسائٹی وجود میں آئی اور عورتوں نے مردوں کے برابر اپنے آپ کو سمجھا اور اپنے حق کو برابری کے ساتھ وصول کیا۔ اس سے پہلے وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ کوئی عورت اپنے باپ کے مقابل پر کھڑی ہو کر اپنا حق مانگ رہی ہو یا اپنے خاوند کے مقابل کھڑی ہو کر اپنا حق مانگ رہی ہو یا کسی غیر سے اپنا حق مانگ رہی ہو۔ وہ بیچاری تو مظلوم چیز تھی۔ ورثے میں بانٹی جاتی تھی۔ بہرحال رسول اللہؐ پر جب یہ مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے عملاً کچھ عرصہ کے لئے ان سے علیحدگی بھی اختیار کر لی تا کہ انہیں پوری تسلی سے علیحدگی میں اچھی طرح سوچنے اور سمجھنے کا موقع مل جائے۔ اس وقت ان ازواج مطہرات کے والدین کو جب یہ علم ہوا، وہ سمجھانے کیلئے اپنی اپنی بیٹیوں کے پاس پہنچے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا ذکر ملتا ہے کہ خاص طور پر انہوں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو سمجھانے کی کوشش کی۔ پھر وہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس پہنچے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ حضرات کا یہاں کیا کام ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حالات سے بخوبی واقف ہیں اگر آپؐ ہمیں منع کرنا چاہیں تو جس چیز سے منع کرنا چاہیں آپ ہمیں منع کر سکتے ہیں۔ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ نہ کریں تو کس سے کریں۔ کیا آپ حضرات اپنی بیویوں کے معاملہ میں دوسروں کا دخل پسند کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو یہاں سے تشریف لے جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بیویوں کے درمیان دخل اندازی کا آپ کا کوئی کام نہیں۔ (دین) سے پہلے یہ بات کسی عرب کے تصور میں بھی نہیں آ سکتی تھی کہ اس طرح عورت کھڑی ہو کر مرد کو مخاطب کر سکتی ہے۔ (طبقات ابن سعد صفحہ 129 صحیح مسلم کتاب الطلاق)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ کا اپنی بیوی سے ایک معاملہ میں اختلاف رائے ہو گیا۔ ان کی بیگم حضرت عاتکہؓ نماز کی بہت شائق تھیں اور نماز باجماعت کی تو ان کو عادت پڑ چکی تھی۔ وہ نماز باجماعت کے بغیر رہ ہی نہیں سکتی تھیں۔ پس جب پانچ وقت عورت گھر سے نکلے حالانکہ اس پر فرض ہی نہ ہو اور پانچ وقت مسجد میں پہنچے تو پیچھے گھر کی ضروریات کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے آخر کچھ عرصہ کے حوصلے کے بعد ان سے کہا کہ بی بی بس کرو کافی ہو گئیں نمازیں۔ گھر میں اجازت ہے تم کیوں مسجد جاتی ہو اور کہا کہ خدا کی قسم تم جانتی ہو کہ تمہارا یہ فعل مجھے پسند نہیں۔ انہوں نے کہا: واللہ! جب تک آپ مجھے مسجد جانے سے حکماً نہیں روکیں گے میں نہیں رکوں گی۔ اور حضرت عمرؓ کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ بیوی کو حکماً مسجد جانے سے روک دیں۔ چنانچہ آخری وقت تک انہوں نے یہ سلسلہ نہیں چھوڑا اور باقاعدہ مسجد میں جا کر نمازیں پڑھتی رہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعة باب هل علی من یشهد جمعة الغسل)

بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہمارا حال یہ ہو گیا تھا کہ ہم اپنے گھروں میں اپنی عورتوں سے بے تکلفی سے گفتگو کرتے ہوئے ڈرنے لگے تھے کہ کہیں یہ شکایت نہ کر دیں۔ (کتاب باب النکاح باب الوصاۃ بالنساء)

یہ تھا مرتبہ اس عورت کا جسے ظالمانہ طور پر زندہ درگور کر دیا جاتا تھا جس سے غلاموں اور لونڈیوں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ سب سے زیادہ مظلوم حالت اس دور میں عرب عورت کی تھی مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس گری ہوئی حالت سے اٹھایا اور کس بلند شان پر پہنچا دیا۔

تمام زندگی میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا، کسی بچے پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ کسی غلام پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اس لئے اس بات سے ایک اور نکتہ بھی نکلتا ہے کہ وہ تعلیم جو آپؐ پر نازل ہوئی (واضربوھن) وہ آپؐ کے دل کی تعلیم نہیں تھی۔ وہ خدائے واحد ویگانہ کا پیغام تھا کہ جس کے قلب کی یہ حالت ہو کہ ساری عمر اپنے غلاموں سے، اپنے ماتحتوں سے، اپنے دشمنوں سے یہ سلوک رہا ہو کہ جو زیادتیاں بھی کر رہے ہوں، نافرمانیاں بھی کر رہے ہوں، ان کے متعلق منہ سے سخت کلام بھی نہ نکلا ہو وہ یہ تعلیم سوچ ہی نہیں سکتا کہ (فاضربوھن) (ان کو مارو)۔

اس لئے جو خدا انسانی فطرت سے واقف ہے، جو جانتا ہے کہ بعض گھروں میں عورتیں ایسے طریق اختیار کر لیتی ہیں کہ اگر ان کو یہ خوف نہ رہے کہ ایک مقام پر جا کر ان کو سزا ملے گی تو وہ حد سے زیادہ بڑھنا شروع ہو جائیں گی۔ ذاتی طور پر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کے خلاف بات تھی۔

اس تعلق میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپؐ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپؐ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ کہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تھی تو آپؐ اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔ (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 44)

یہ ہے (دینی) تعلیم جو اس رسولؐ نے سمجھی جس پر وہ آیت نازل ہوئی تھی جسے اعتراض کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور یہ ہے اس کی زندگی بھر کا نمونہ۔ اور کسی کو حق نہیں ہے کہ قرآن کریم سے کوئی ایسا نتیجہ اخذ کرے جو آنحضرتؐ کے اپنے کردار کے خلاف ہو۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ قرآن کریم کی کامل تفسیر ہے اس کے مطابق فیصلہ ہوگا کہ کوئی تعلیم کیا ہے اور اس کا مقصود کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں اس تعلیم کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں دیکھا۔ اور اسی آئینہ میں اس کو سمجھا۔ فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ 38 پر حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک تحریر درج ہے آپ نے فرمایا:۔

''میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک عورت کو خدا تعالیٰ نے صدہا کوس سے لاکر میرے حوالے کیا، شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ عمل خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو وہ مجھے معاف کردے۔ اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں''۔

حضرت اقدس مسیح موعود کا نمونہ، آپ کی ساری زندگی کی باتیں ہمارے گھروں میں آج تک زندہ چلی آرہی ہیں۔ کوئی دیر کی بات نہیں۔ ایسا پاک نمونہ تھا حضرت اماں جان کے ساتھ، ایسا پاک سلوک تھا، ایسا محبت اور شفقت اور نرمی کا سلوک کہ آج دنیا میں سب سے بڑا دعویدار بھی جو یہ کہنا چاہتا ہو کہ میں اپنی بیوی سے حسن سلوک کرتا ہوں اس نمونے کا پاسنگ بھی نہیں دکھا سکتا۔ یہ بہت ہی باریک اور لطیف نکتہ ہے جس کی طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ جس پر ظلم کیا گیا ہے اس کی دعا شامل نہیں ہوگی تو مغفرت نہیں ہوگی۔ اس کی بخشش ضروری ہے۔ پس یہ اتفاقی منہ سے نکلا ہوا کلام نہیں ہے بلکہ ایک عارف باللہ کا کلام ہے۔ اس میں ہمارے لئے بہت ہی بڑی نصیحت پوشیدہ ہے۔ جب بھی آپ کسی کے خلاف زیادتی کرتی ہیں اگر وہ انسان ہے تو انسان سے معافی مانگ لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ ورنہ تو دنیا میں بڑا ظلم ہو جائے کہ ظلم تو انسانوں پر کریں اور معافیاں خدا تعالیٰ سے مانگتے رہیں۔ خدا تعالیٰ سے بھی معافی مانگنی ہوگی کیونکہ اس کی تعلیم کے خلاف ظلم کیا ہے لیکن جس کے خلاف زیادتی ہوئی جب تک اس سے معافی نہ مانگی جائے اس وقت تک انسان حقیقت میں معافی کا حقدار قرار نہیں پاتا۔

پردہ کی حکمتیں

جہاں تک پردہ کی تعلیم کا ذکر ہے اور اس پر اعتراضات کے مضمون کا سوال ہے، میں چونکہ اس مضمون پر بار بار روشنی ڈال چکا ہوں اس لئے سردست اس سے گزر جاتا ہوں صرف اتنا بتانا مناسب ہوگا کہ پردہ کے پیچھے حکمتیں کیا ہیں اور (دینی) پردہ کی نوعیت کیا ہے۔ خلاصۃً چند نکات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ نظر کا پردہ ہے جس پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس میں مرد اور عورت دونوں برابر کے شریک ہیں۔ عورت کو یہ تعلیم ہے کہ بطور خاص اس بات کا خیال رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اسے حسین اور دلکش بنایا ہے اس لئے اگر وہ ذرا بھی زینت اختیار کرے گی اور اپنے اعضاء کو چھپانے میں احتیاط سے کام نہیں لے گی تو مرد بھٹک جائیں گے اس لئے ان پر رحم کرے اور اپنے آپ کو سمیٹ کر چلے اور اپنے حسن کی حفاظت کرے۔

چادر وغیرہ کے پردہ کے متعلق حضرت مسیح موعود نے جو اسلامی اصول کی فلاسفی میں وضاحت فرمائی ہے وہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے اس مضمون کو بڑی وضاحت سے پیش فرما رہی ہے۔

اس کے علاوہ بوڑھی عورتوں کو (دین) پردہ سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔ یعنی ایسی عورتیں جن کے متعلق کسی ظالم کا بدنظر ڈالنے کا سوال ہی باقی نہ رہے۔ کام کرنے والی عورتوں اور خدمت کرنے والی عورتوں کو بھی اس حد تک پردہ کی پابندی سے آزاد رکھا گیا ہے جس حد تک کام کے سلسلہ میں ان کا اپنی زینت کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو (دینی) طریقوں کی خبر نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی سے اور اپنی زینت کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچالینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غض بصر کہتے ہیں''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 30۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344 مطبوعہ لندن 1984ء)۔ یعنی اگر خوابیدہ نظر پڑ جائے تو یہ اس تعلیم قرآنی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ غض بصر میں یہ خوابیدہ نظر بھی شامل ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فی زمانہ یہ تعلیم قابل عمل نہیں رہی کیونکہ چودہ سو سال کے اندر دنیا کے حالات بدل چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

''مگر اے پیارو! خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں الہام کرے ابھی وہ وقت نہیں کہ تم ایسا کرو''۔ سردست زمانے کے خیالات ایسے نہیں کہ پردہ میں کوتاہی کی جائے۔ اس کا ذکر فرماتے ہیں ''اور اگر ایسا کروگے تو ایک زہرناک بیج قوم میں پھیلاؤ گے۔ یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے اگر کسی زمانے میں پردے کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانے میں ضرور ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ کلجگ ہے اور زمین پر بدی اور فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی دلوں سے عظمت اٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے''۔ (لیکچر لاہور صفحہ 37)

جو مرد اور عورتیں مجھ سے بار بار سوال کرتے ہیں ان کو میں اس سے بہتر جواب نہیں دے سکتا کہ میں پردہ کے معاملہ میں جو جماعت کو ایک حکمت عملی اختیار کرنے کی بار بار تلقین کرتا ہوں وہ کیا ہے۔ اسی عبارت میں جو روح ہے وہی میں چاہتا ہوں کہ اسے نافذ کیا جائے۔ آج کل کے حالات گندے ہیں۔ جن احمدی گھروں نے پردہ کے معاملہ میں بے پروائیاں کی ہیں ان میں سے بعض روتی ہوئی میرے پاس پہنچتی ہیں کہ ہماری بچی ہاتھ سے نکل گئی ہے، ہمارے ساتھ یہ ظلم ہوگیا ہمارے ساتھ وہ ظلم ہوگیا۔ معاشرہ بہت گندہ ہے۔ بہت بھیانک جرائم ہیں جن کا مختصر ذکر میں کر چکا ہوں۔ چھوٹی تین تین، چار چار سال کی بچیوں پر جو معاشرہ ہاتھ اٹھا رہا ہو وہاں اگر ان کے پردہ کی حفاظت نہیں کریں گی تو آپ کیسے اپنی بچیوں کو محفوظ سمجھ سکتی ہیں۔

سیب۔ فاسفورس کا خزانہ

پھلوں میں سیب کو صحت و توانائی بخش اور لذیذ ترین پھل قرار دیا گیا ہے۔ اس کا ذکر قدیم طبی و مذہبی کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ سیب کی سینکڑوں اقسام ہیں۔ جن میں سے پندرہ سو باقاعدہ دریافت ہو چکی ہیں جنت ارضی کشمیر میں سو کے لگ بھگ اقسام کے سیب پائے جاتے ہیں۔ تازہ سیب میں 80 فیصد پانی ہوتا ہے۔ سیب میں دوسرے پھلوں اور سبزیوں کی نسبت فاسفورس زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے چھلکوں میں وٹامنز بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کا چھلکا ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ سیب کے استعمال سے خون صاف ہوتا ہے۔ چہرے کی جلد کیلئے اس سے بہتر اور کوئی ٹانک نہیں روزانہ ایک دو سیب کھانے سے صحت قابل رشک بن جاتی ہے اور جسم میں کیلشیم کی مقدار بھی کنٹرول رہتی ہے۔ اس سے نظام ہضم تیز ہوتا ہے۔ بھوک بڑھتی ہے سیب فاسفورس کا قدرتی خزانہ ہے۔ خون کی کمی والے مریضوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ سیب کو دل کی امراض دور کرنے میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ سیب دماغی کام کرنے والوں کیلئے ایک موثر غذائی ٹانک ہے۔ اس سے دماغ کو قوت ملتی ہے' حافظہ بڑھتا ہے۔ سیب میں طبی اثرات بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ سیب کے مربہ جات دل و دماغ کیلئے بہت فائدہ مند ہوتے ہیں۔ سیب کا شربت دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ قے اور متلی روکتا ہے اور پیاس کو تسکین دیتا ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سرجیکل سپیشلسٹ کا شیڈول

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سرجیکل سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال میں حسب سابق درج ذیل شیڈول کے مطابق مریضوں کا معائنہ اور آپریشن کر رہے ہیں۔

آؤٹ ڈور - ہفتہ سوموار منگل جمعرات

آپریشن ڈے - اتوار اور بدھ

جمعۃ المبارک ہسپتال میں تعطیل ہوتی ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

نکاح

مکرمہ مبارکہ پروین صاحبہ بنت مکرم حکیم کلیم اللہ صاحب ساکن محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد ادریس صاحب ابن مکرم میر محمد ابراہیم ظفر صاحب مرحوم (سابق انسپکٹر انصاراللہ) کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 25 دسمبر 2002ء کو بیت النور دارالعلوم شرقی میں پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا محمد نواز خان صاحب سیکرٹری مال 166 مراد ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم رانا نجم الدین صاحب نمبردار ولد چوہدری اللہ دین صاحب مرحوم چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر مورخہ 24 دسمبر 2002ء بروز منگل بعمر 75 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اگلے روز 25 دسمبر کو مکرم رانا محمد خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی ضلع بہاولنگر نے دعا کروائی۔ آپ عرصہ دراز تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیکرٹری مال و سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ 166 مراد نیز نائب زعیم مال انصاراللہ چک نمبر 166 مراد بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم طاہر محمود عادل صاحب مربی سلسلہ کے والد مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب 24 دسمبر 2002ء بروز منگل وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی عمر 73 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ کلاس والا میں مکرم صوفی محمد شریف صاحب معلم وقف جدید گھٹیالیاں نے پڑھائی۔ اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحوم مخلص فدائی احمدی تھے۔ مہمان نواز اور ملنسار تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے 6 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم احمد بلال قریشی صاحب اور محترمہ عطیۃ السلام نبیلہ صاحبہ ٹورانٹو کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 21 دسمبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام "یسریٰ بلال" عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم طاہر احمد قریشی صاحب ربوہ کی پوتی اور محترم محمد اسلم قریشی صاحب سابق مربی ٹرینیڈاڈ (راہ مولا میں قربان ہونے والے) کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور خادمہ دین بنائے۔

تلاش گمشدہ

مکرم عطاالنجیب شاہ ولد عبدالنصیر شاہ عمر 17 سال ذہنی توازن درست نہیں ہے۔ ہلکے نیلے رنگ والے کپڑے اور کالا سفید سویٹر پہنا ہوا ہے ہلکی مونچھیں اور داڑھی ہے 24 دسمبر 2002ء سے لاپتہ ہے۔ جس کو ملے اس پتہ پر اطلاع دے دیں۔

مکان نمبر 10 بشیر آباد چھنی قریشاں چناب نگر ربوہ

فون نمبر 214430-211588

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 7 جنوری 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	بچوں کا پروگرام
1-25 a.m	مجلس سوال و جواب
2-40 a.m	روحانی خزائن سے کوئز
3-20 a.m	فرانسیسی سروس
4-20 a.m	سفر ہم نے کیا
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-00 a.m	واقفین نو بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	علمی خطابات
7-35 a.m	معدہ کی تکالیف اور ان کا علاج
8-15 a.m	کینیڈا نیشنل پارک کی سیر اور تعارف
9-15 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	بنگلہ ملاقات
11-00 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	ربوہ سائیکل ریس
1-20 p.m	اردو تقریر
1-45 p.m	درس القرآن
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	معدہ کی تکالیف اور ان کا علاج
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	جرمن ملاقات
9-05 p.m	فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ خطبہ جمعہ
10-05 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 8 جنوری 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	واقفین نو کا پروگرام
1-45 a.m	علمی خطابات
2-50 a.m	تعارف
3-50 a.m	خطبہ جمعہ 30-04-1993
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، تاریخ احمدیت، عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز پروگرام
6-35 a.m	مجلس سوال و جواب
7-35 a.m	ہماری کائنات
8-15 a.m	اردو کلاس
9-15 a.m	سیرت حضرت مصلح موعود
9-55 a.m	خطبہ جمعہ 30-4-1993
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
2-00 p.m	مجلس سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سیرت حضرت مصلح موعود
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، تاریخ احمدیت، عالمی خبریں
5-55 p.m	اردو کلاس

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 2

خان صاحب نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سہ روزہ اجتماع مختلف پروگراموں کو سمیٹتا ہوا بخیر و خوبی اتوار کی شام اختتام پذیر ہوا۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ اکتوبر 2002ء)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع سیالکوٹ کے لئے بھجوا رہا ہے۔

(i) توسیع اشاعت کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

(ii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔

امراء، صدران، مربیان سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
دکان 1 - مبارک مارکیٹ
ریلوے روڈ گلی 1 - ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز میاں محمد نصراللہ - میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
اکسیر نونہال
قابل اعتماد "بے بی ٹانک"
معدہ و جگر کی اصلاح کر کے غذا جزو بدن بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ٹمی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تکالیف
تیزابیت، جلن، درد، السر، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک و خون کی کمی کے لئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	ٹمی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)	ٹمی بر Q
رعایتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصل "ٹمی بر" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

بقیہ صفحہ 7

7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ 30-4-1993
9-05 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

جمعرات 9 جنوری 2003ء

12-20 a.m عربی سروس
1-35 a.m خطبہ جمعہ 30-4-1993
2-40 a.m پروگرام گلدستہ
3-45 a.m ہماری کائنات
3-35 a.m مجلس سوال و جواب
5-00 a.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-00 a.m واقفین نو پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-10 a.m فوٹوگرافی سے متعلق معلومات
8-25 a.m کینیڈین سروس
9-25 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
10-10 a.m ترجمۃ القرآن
11-10 a.m تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-40 a.m لقاء مع العرب
12-45 p.m سندھی مذاکرہ
1-25 p.m مجلس سوال و جواب
2-55 p.m سنگ میل
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m فوٹوگرافی سے متعلق معلومات
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
5-50 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m ترجمۃ القرآن
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

ربوہ آئی کلینک
☆ سفید موتیا کا علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
☆ الٹراساؤنڈ کی مدد سے سفید موتیا کا آپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہو جاتا ہے
☆ بذریعہ لیزر عینک یا کانٹیکٹ لینز سے مکمل نجات حاصل کریں۔
☆ کالا موتیا اور بھینگا پن کا جدید ترین طریقہ علاج
☆ نیز فولڈنگ امپلانٹ Folding Implant کی سہولت میسر ہے۔
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر خالد تسلیم
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو۔کے
دارالصدر غربی ربوہ فون 04524-211707

سردی کا علاج معجون فلاسفہ
تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

NASEEM JEWELLERS
22k/23k Jewellery Suppliers
Tel : 0092-4524-212837Shop
Tel:0092-4524-214321-Res
Aqsa Road,Rabwah
Email:wastah00@hotmail.com

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ ☆ 7 سنگھار سنٹر
فون دکان 53181 ☆ میکلین روڈ۔ دی مال لاہور
فون رہائش 53991 ☆ فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو۔ لاہور

البشیرز۔ اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

KOH-I- NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
Email bilalwz @ wol.net.pk.
Talib-e- Dua,Mian Mubarik Ali

★ خالص سونے کے زیورات کا مرکز ★
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: ناصر مرتضیٰ محمود فون دکان 213649 فون رہائش 211649

KHAN NAME PLATES
PANEL PLATES-MONOGRAMS-GRAPHIC DESIGNING-SHIELDS-BLISTER PACKAGING
VACUUM FARMING-COMPUTERIZED PHOTO ID CARDS & SCREEN PRINTING
TOWNSHIP LAHORE Ph: 5150862-5123862, EMAIL: knp_pk@yahoo.com

DASCO داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ہائی لکس۔ ہائی ایس۔ سوزوکی۔ مزدا۔ ڈاٹسن۔ پاکستانی معیاری پارٹس
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205
پروپرائٹرز۔ داؤد احمد۔ محمد عباس۔ محمود احمد۔ ناصر احمد

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون 5114822-5118096
برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ P.P 212038

نیشنل الیکٹرونکس
واشنگ مشین۔ گیزر' کوکنگ رینج' T.V 'فریج' ڈاؤلینس پنکھے' ویوز' فلپس اور مصنوعات الیکٹرونکس خریدنے کیلئے با اعتماد ادارہ۔
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت۔ ہم آپ کے منتظر ہوں گے
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور
فون نمبر 7223228-7357309

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29